26801 ـ سفارش کا حکم

سوال

سفارش کا کیا حکم ہے، اور کیا یہ حرام ہے؟
مثلا اگر میں ملازمت کرنا چاہوں یا پھر کسی سکول میں داخل ہونا چاہوں یا اسی طرح کوئی اور کام تو سفارش استعمال کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر آپ کے لیے کی گئی سفارش کی وجہ سے علمی طور پر آپ سے اولی اور افضل شخص کی تعین نہ ہو اور وہ ملازمت سے محروم ہو جائے، تو سفارش کرنا حرام ہے؛ کیونکہ یہ حقدار شخص کے ساتھ ظلم ہے، اور حکمرانوں پر بھی ظلم ہے، اس طرح کہ اس سے وہ صحیح طور پر کام کرنے والوں اور زندگی کے کاموں میں ان کی معاونت کرنے والوں سے محروم ہو جاتے ہیں، اور امت کے کاموں کو اس جانب سے پورا کرنے والوں کو ملازمت سے محروم کر کے امت پر بھی زیادتی ہے.

پھر اس سے سوء ظن اور کینہ معاشرہ میں فساد بپا ہوتا ہے، اور اگر سفارش کرنے سے کسی کا حق ضائع نہ ہو، یا کسی کو نقصان نہ پہنچے تو پھر سفارش کرنی جائز ہے، بلکہ شرعی طور پر مرغوب ہے، اور ان شاء اللہ اس پر اجر و ثواب بھی حاصل ہو گا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

" سفارش کرو تمہیں اجر حاصل ہو گا، اور اللہ تعالی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو چاہے فیصلہ کرواتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1342).

دوم:

سکول، اکیڈمیاں، اور یونیورسٹیاں، یہ سب عام امت کے لیے ہیں جن میں امت کے لوگ اپنے دین اور دنیا کے نفع کی

اشیاء سیکھتے ہیں، اور امت کے کسی فرد کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، لیکن اگر سفارش کے علاوہ کوئی اور مبررات ہوں.

لهذا جب سفارش کرنے والا یہ جان لے کہ اس کی سفارش کی بنا پر کسی اہلیت والے شخص یا عمر کے اعتبار سے یا درخواست میں سبقت لے جانے کےاعبتار کی بنا پر وہ ملازمت سے محروم ہو جائے گا تو اس وقت سفارش کرنی ممنوع ہے.

کیونکہ اس سفارش کے نتیجہ میں محروم ہونے والے پر ظلم و زیادتی ہو گی، یا پھر وہ کسی دور والے سکول میں جانے پر مجبور ہو گا، جس کی بنا پر اسے مشقت اٹھانی پڑے گی، اور سفارش کے ذریعہ آنے والے کو راحت حاصل ہو گی، اور اس وجہ سے بھی کہ اس سفارش کی بنا پر بغض و حسد اور کینہ پیدا ہو گا، اور معاشرے میں فساد بپا ہوگا.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں برسائے.